شکیل احمد، ڈاکٹر — ج ۳ ش ۹ ص ۱۴۳ تا ۱۴۴
شگفتہ طلعت — ج ۲ ش ۲ ص ۱۴۳
صبیح الدین رحمانی، سید — ج ۲ ش ۱ ص ۱۴۳
فدا محمد خان، بشنس — ج ۲ ش ۱ ص ۱۴۳
ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ — ج ۱ ش ۴ ص ۱۴۷
ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ — ج ۱ ش ۳ ص ۱۴۷
محمد ارشد — ج ۲ ش ۳ ص ۱۴۳
محمد اسحاق، ڈاکٹر — ج ۲ ش ۳ ص ۱۴۴
محمد اسلم نعیمی، مفتی — ج ۲ ش ۴ ص ۱۴۴
محمد امجد قادری سروانی، مولانا — ج ۳ ش ۱۲ ص ۱۴۷ تا ۱۴۸
محمد طاہر مکی، مفتی — ج ۲ ش ۴ ص ۱۴۴
محمد عقیل ہاشمی، ڈاکٹر — ج ۳ ش ۱۱ ص ۱۱۸
محمد عبداللہ، ڈاکٹر — ج ۲ ش ۴ ص ۱۱۹ تا ۱۲۰
محمد محسن نقوی، ڈاکٹر — ج ۱ ش ۳ ص ۱۳۶
محمد یسین نعیمی، مفتی — ج ۳ ش ۱۰ ص ۱۴۳ تا ۱۴۴
معین الدین عقیل، ڈاکٹر — ج ۳ ش ۱۲ ص ۱۴۷
ناصر الدین، ڈاکٹر — ج ۲ ش ۳ ص ۱۴۳
ہفت روزہ تکبیر، کراچی — ج ۱ ش ۴ ص ۱۴۹
ہفت روزہ تکبیر، کراچی — ج ۲ ش ۱ ص ۱۴۵

نام کتاب اقسام القرآن
مؤلف ابوعبداللہ رفیع الدین
سن اشاعت ۲۰۰۳ء
صفحات ۳۱۹ قیمت ۱۵۰ روپے
ناشر مکتبہ رحمانیہ مجلسی چوک کبیر والا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا انتہائی مقدس وباعظمت کلام ہے جو نوع انسانیت کی رشد و ہدایت کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمایا گیا ہے جسے انسان پڑھ، سمجھ کر ہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آتا ہے، اسی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مظاہر قدرت میں غور و فکر کی دعوت دی ہے اور کائنات میں پھیلے ہوئے انہی مظاہر کو اپنی وحدانیت، قدرت اور ربوبیت کی دلیل بنایا ہے اور اسی قرآن میں انسان کو باوقار زندگی گذارنے کا دستور مہیا کیا گیا ہے، اہل ایمان جہاں اس کتاب الٰہی کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہاں ہر پہلو سے قرآن میں غور و فکر اور تدبر و تفحص جیسی خدمت کو باعث سعادت یقین کرتے ہیں، اہل علم محققین قرآن گذشتہ چودہ صدیوں سے ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ساتھ دیگر مختلف پہلوؤں مثلاً ادب، لغت، معانی، بدیع، ایجاز، صرف، نحو، فقہ، منطق، سائنس، اوامر و نواہی وغیرہ ہر نوع پر قرآن مجید کی خدمت انجام دے کر لازوال داستان رقم کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

گذشتہ تین چار عشروں میں اسلاف مفسرین و محققین کی تحقیقات کو مدنظر رکھ کر جدید اسلوب سے قرآن مجید پر کام کرنے کی طرح ڈالی گئی ہے مثلاً جو آیات مبارکہ یسئلونک سے شروع ہوتی ہیں ان کا ترجمہ اور ان سے متعلق تشریحات و توضیحات کو یکجا ضبط تحریر میں لا کر انہیں کتابی شکل دی گئی ہے اسی طرح یاایھا الذین امنوا سے شروع ہونے والی آیات کو مع ترجمہ و توضیحات کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے، اسی طرح کا کام دیگر آیات کریمہ پر بھی ہوا ہے جناب ابوعبداللہ رفیع الدین کی زیر تبصرہ کتاب اقسام القرآن بھی اسی جدید اسلوب تحقیق کا تسلسل ہے اگرچہ اس عنوان (قرآن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھائی گئی قسمیں) پر اس سے پہلے بھی وسیع کام ہو چکا ہے بقول مؤلف قرآن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھائی گئی قسموں پر ابن قیم کی ایک مستقل کتاب التبیان فی اقسام القرآن، عبدالحمید فراہی کی کتاب امعان فی اقسام القرآن اور احمد کمال مہدی کی آیات القسم من القرآن موجود ہیں۔ مؤلف موصوف نے مجموعی طور پر قرآن مجید میں دو سو سے زائد قسموں کی نشاندہی کر کے بتایا ہے کہ صریح قسمیں ایک سو کے

قریب ہیں۔

ابو عبداللہ رفیع الدین نے ضرورت قسم نیز قرآن مجید اور قسم کے زیر عنوان قسم کے اغراض و مقاصد پر مبسوط کلام کر کے یہ واضح کیا ہے کہ قسم بھی دراصل تاکید کے اسلوبوں میں سے ایک اسلوب ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید، قسم کے اغراض و مقسم بہ یعنی جس چیز کی قسم کھائی جائے اور مقسم علیہ یعنی جس چیز پر قسم اٹھائی جائے، کی انواع کی کثرت کے باعث عربی ادب سے بہت ہی ممتاز ہے۔ نیز مؤلف نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ قرآن مجید نے قسم کی نئی اقسام بھی متعارف کروائی ہیں جن کا تعلق غیبی امور سے ہے اور ان قسموں میں بلاغت کے متعدد انداز نمایاں ہیں۔ اور یہ بھی کہ سورتوں کی ابتدا میں قسم کا اسلوب تروتازگی، رونق اور خوبصورتی کا کام دیتا ہے یعنی سورتوں کے شروع میں یہ قسمیں تزئین و آرائش کا کام دیتی ہیں اسی لیے زیادہ تر قسمیں سورتوں کے شروع میں ہیں۔

اس کے بعد مؤلف نے حروف قسم، اقسام قسم بلحاظ جواب قسم، قسم اور شرط، مقدر قسم، قسم کے قائم مقام الفاظ، اقسام القرآن میں کن کن امور پر غور کی ضرورت ہے جیسے عنوانات قائم کر کے علم نحو کے حوالے سے خوب جوہر دکھائے ہیں اور مذکورہ عنوانات کے کسی بھی پہلو کو تشنہ نہیں رہنے دیا، علاوہ ازیں انہوں نے یہ نشاندہی بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آٹھ مقامات پر اپنی ربوبیت کی، سترہ مقامات پر اپنے ذاتی علم مبارک کی، ایک مقام پر اپنی عزت و جلالت کی، تین مقام پر قرآن مجید کی اور تین مقام پر الکتاب کی قسم کھائی ہے۔ اسی طرح دو مقام پر رسول اکرم ﷺ کی، ایک جگہ قلم کی، دو مقام پر فرشتوں کی، تیرہ سورتوں میں مظاہر کائنات کی اور متعدد مقامات پر روز قیامت کی قسم کھائی ہے، یعنی آٹھ مقامات پر تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کریمہ کی قسم کھائی ہے جبکہ باقی تمام قسمیں اپنے تخلیقات و مخلوقات کی کھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں اپنی ذات کی قسمیں کھائی ہیں وہاں لفظ رب استعمال فرمایا ہے یعنی اپنی صفت ربوبیت کی قسم کھائی ہے اور تین مقام ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اپنی ربوبیت سے قسم کھانے کا حکم فرمایا ہے۔

علامہ امام زرکشی کی تحقیق کے مطابق پندرہ سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں مگر مخلوقات کی زندگی کی قسمیں نہیں کھائیں، البتہ ایک مقام پر حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے مگر واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی مخلوقات کی قسمیں کھائی ہیں وہاں مضاف محذوف ہے جیسے والتین والزیتون میں کہ اصل میں یہ ورب التین والزیتون ہے وغیرہ۔

قسمیں کھانے کے علل و وجوہات پر امام ابوالقاسم قشیری نے کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم و بطور کمال دلیل و حجت اور تاکید کے ذکر فرمایا ہے کیونکہ کسی بھی مسئلے میں مخاطب کو دو ہی طریقوں سے مطمئن کیا جا سکتا ہے ان میں سے ایک تو شہادت یعنی گواہی ہے اور دوسرا طریقہ قسم کھا کر اطمینان و یقین دلایا جاتا ہے اور یہ دونوں طریقے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں، قرآن مجید میں سب سے بڑی قسم جو کھائی گئی ہے جسے قرآنی قسموں میں سب سے وسیع اور عمومی مانا جاتا ہے وہ سورۃ الحاقہ کی یہ تین آیات ہیں (فلا اقسم بما تبصرون ۔ وما لاتبصرون ۔ انه لقول رسول کریم ۔) یہ قسم قرآن مجید میں کھائی گئی دیگر قسموں سے بہت ہی جامع ہے اسلیے کہ اس قسم میں شہادت و غیب کو جمع کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں جہاں اپنی ذات یعنی صفت ربوبیت کی قسمیں کھائی ہیں ان میں سورۃ السبا، اور سورۃ التغابن میں (بلیٰ وربی) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں، سورۃ الذاریات اور معارج میں (ورب السماء) اور (رب المشارق والمغارب) فرمایا ہے اسی طرح سورۃ مریم اور سورۃ الحجر میں (فوربک) سے قسم کھائی ہے جبکہ سورۃ نساء میں (فلاوربک) اور سورۃ یونس میں (اِی وربی) فرما کر قسم کھائی ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے مظاہر کائنات، مشاہدۂ عالم، روز قیامت، شفق، لیل و نہار کا نام لے کر جن سورتوں میں قسمیں کھائی ہیں وہ ابتدائی دور نبوت میں نازل شدہ ہیں جیسے سورۃ واقعہ، التکویر، الطارق، الفجر، البلد وغیرہ میں۔

امام زرکشی کی تحقیق و جستجو کے مطابق جن سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیقات کی قسمیں کھائی ہیں وہ پندرہ سورتیں یہ ہیں، الصافات، الذاریات، الطور، النجم، المرسلات، النازعات، البروج، الطارق، الفجر، الشمس، اللیل، الضحیٰ، التین، العادیات، اور العصر۔ (البرہان فی علوم القرآن) جبکہ امام قشیری کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سے کبھی تو ایک چیز کی قسم کھائی ہے جیسے والقلم وما یسطرون، النجم الثاقب اور والعادیات ضبحا اور کبھی دو متعدد چیزیں ہوتی ہیں جنہیں کوئی علت مشترکہ جمع کر رہی ہوتی ہے جیسے والتین والزیتون، البلد، الشمس اور اللیل میں ہے۔

مؤلف محترم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی کھائی گئی قسموں پر کافی دلائل جمع کر دیے ہیں اور مقسم علیہ یعنی جن چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں ان سے متعلق تمام آیات کو جمع کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی ظاہر قسموں کے بارے میں بتایا ہے کہ چھتیس سورتوں میں اکتالیس ظاہر قسمیں آئی ہیں، سورۃ

ذاریات میں تین، الفجر، النحل اور الطارق میں دو دو ظاہر قسمیں ہیں باقی بتیس سورتوں میں ایک ایک مرتبہ یہ قسم آئی ہے، مکی سورتوں میں قسموں کی تعداد چونتیس ہے جبکہ مدنی سورتوں میں سے صرف النساء اور التغابن میں قسمیں آئی ہیں، نیز مظاہر کائنات کی زیادہ تر قسمیں ابتدائی عہد نبوت میں نازل شدہ سورتوں میں ہیں اور یہ بھی کہ سورتوں کے درمیان میں قسموں کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔

بہر حال اقسام القرآن کے مؤلف نے کم وبیش ۵۰ تفسیری کتب کے علاوہ بیسیوں آئمہ فنون وعلوم کے اقوال اور آئمہ فقہاء ومحدثین کی تصریحات وتوضیحات سے اپنی کتاب کو حسین سے حسین تر بنایا ہے موصوف جامعہ اسلامیہ اشاعت الاسلام عارف والا کے مدیر ہیں، مشغلہ چونکہ تدریس ہے اس لیے انداز تحریر بھی مدرسانہ اور سادہ وسلیس ہے مگر تحقیق واقعی انیق ہے، عمدہ کاغذ پر طباعت ہوئی ہے ٹائٹل انتہائی جاذب نظر ہے، اہل علم اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

التفسیر، اہل علم کی نظر میں

استاذ العلماء مولانا جمیل احمد نعیمی

عزیز جلیل ڈاکٹر حافظ محمد شکیل حفظہ اللہ الوکیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون ودعائے مقرون، معلوم ہو کہ آپ کا موقر و وقیع علمی وتحقیقی مجلہ "سہ ماہی التفسیر" باقاعدگی سے احقر کو موصول ہوتا رہتا ہے۔ مختلف اہل علم کے علمی، تحقیقی اور تخلیقی مضامین پڑھ کر آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقے نظر بد سے محفوظ رکھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے۔ (آمین) پرچوں کا جاری کرنا بھی ایک امر دشوار ہے، لیکن جاری کرنے کے بعد اس سلسلے کو قائم ودائم رکھنا بھی ایک جہاد سے کم نہیں ہوتا۔ اس مرتبہ کے شمارے (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں یہ پڑھ کر بے حد رنج وافسوس ہوا کہ مخدوم ومحترم مولانا حافظ محمود الحسن علیہ الرحمۃ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مولائے کریم اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو اور ان کی صاحبزادی کو صبر جمیل اور اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ (آمین ثم آمین) آپ نے اور محترم محمد اعظم سعیدی نے جس بچے تلے اور پر مغز انداز میں انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے وہ بھی قابل صد تعریف ہے۔

سال ۲۰۰۷ء ہمارے لئے کسی طرح عام الحزن سے کم نہیں رہا۔ اس سال قبلہ حافظ صاحب مرحوم ومغفور ہی نہیں اور بھی کئی ارباب علم وفضل اور اصحاب زہد وتقویٰ ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ان میں چند نمایاں نام حسب ذیل شخصیات کے بھی آتے ہیں:

۱. صدر العلماء شیخ الحدیث علامہ تحسین رضا خاں (شہید رشید مولانا حسن رضا)
۲. محقق دوراں اور کتب کثیرہ کے مصنف علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اشرفی علیہ الرحمۃ
۳. خطیب شیریں بیاں، سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

۴۔ مولانا مفتی غلام یٰسین امجدی علیہ الرحمۃ

مخدوم و محترم حافظ محمود الحسن علیہ الرحمۃ سے احقر کے دیرینہ مراسم تھے۔ ۱۹۶۹ء، انجمن طلباء اسلام کے سلسلے میں جب احقر نے اپنے چند احباب کے ساتھ سندھ اور پنجاب کا دورہ کیا تو اس دورے میں جیکب آباد میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ قبلہ حافظ صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ جن میں مفتی سید شجاعت علی قادری، مفتی منیب الرحمٰن، مولانا اقبال حسین نعیمی اور یہ فقیر ہوتا تھا۔ حافظ صاحب کو عسر و یسر فرح و ترح میں ہمیشہ شاداں و فرحاں پایا۔ کلمات حمد و شکر موصوف کی زبان پر ہمیشہ جاری رہتے تھے۔ قبلہ حافظ صاحب واقعی باغ و بہار شخصیت تھے۔ خود بھی ہنستے اور دوسروں کو بھی ہنساتے رہتے تھے۔

وقت کی قلت کے پیش نظر انہی الفاظ پر یہ فقیر اپنے خط کو ختم کرتے ہوئے حافظ صاحب کو ان الفاظ کے ساتھ محبت و خلوص کا خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ موقع ملا تو پھر کسی وقت اپنی تیس پینتیس سالہ رفاقت کو قلمبند کرے گا۔

وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیے ڈھونڈا تھا آسماں نے جنہیں خاک چھان کر

جمیل احمد نعیمی

استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

دار العلوم نعیمیہ، بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا، کراچی

ڈاکٹر محمد عارف خان ساقی

محترمی جناب پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

مدیر اعلیٰ "سہ ماہی التفسیر۔ کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کے مجلہ کے تازہ شمارے (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۷ء) میں آپ کا مضمون "محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح" سامنے کھلا ہے اور میں ہوں۔ قرآن حکیم ہی کی روشنی میں آپ نے جو نکات اٹھائے ہیں اور جن نئی جہتوں کو عمدگی اور خوبصورتی سے متعارف کرایا ہے، پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم پر آپ کی نظر بہت گہری اور مطالعہ کافی عمیق و وسیع ہے۔ بلاشبہ آپ نے پوری جامعیت کے ساتھ ایک پر مغز مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ تبصرے کے طور پر قلم برداشتہ چند سطور

پیش خدمت ہیں۔ مناسب معلوم ہو تو اپنے مجلے کے صفحات پر جگہ دے کر اپنے قارئین کے مطالعہ کے لئے انہیں پیش فرما دیں۔

آج دنیا بھر میں حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ پوری دنیا ایک عالمی گاؤں یا شہر کے دائرے میں سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ لہٰذا سوچ و فکر کے زاویے اور انداز بھی اس انقلابی تبدیلی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس تبدیلی نے مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکاروں اور مختلف النوع تہذیبوں سے گہری وابستگی اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے افراد کو ایک دوسرے کے مقابل لا کھڑا کیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے اقصائے عالم کی سب دوریاں اور نوع بشر کے مابین حائل سبھی فاصلے تقریباً مٹا ڈالے ہیں۔ اور رہی سہی کسر بھی آئندہ ایک دو عشروں میں نکل جانے کے امکانات قوی تر ہو چلے ہیں۔ ان حالات میں نوع بشر کے درمیان کشیدگی بڑھانے اور تفرقوں کو بے جا فروغ دینے کے مضر اثرات اور بے قابو خطرات سے ہر ذی فہم و شعور پوری طرح سے آگاہ ہے۔ یہی کچھ وجوہات ہیں کہ پیش بین و دور اندیش اہل دانش کی طرف سے آج مختلف ادیان و مذاہب اور مختلف تہذیبوں کے درمیان مکالمہ کی راہیں ہموار کرنے پر خصوصی اور بڑی شدت سے زور دیا جا رہا ہے۔ شاید ہی کوئی سمجھدار شخص اس چیز کی اہمیت و افادیت کا منکر ہوگا۔

ان حالات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مناکحت آج کے ہر انسانی معاشرے کا وہ طاقتور ترین عنصر ہے جو خاندانی میکانزم کی تشکیل کرتا ہے۔ اس انسانی رشتے کو اگر راست بنیادوں پر استوار کیا جا سکے تو یہ وہ قبیلوں، گروہوں یا خاندانوں کے درمیان ایک دوسرے پر اعتماد، تعاون اور امداد باہمی کیلئے ایسی مستحکم بنیادیں مہیا کرنے کی پوری استعداد و صلاحیت رکھتا ہے جو وقتاً فوقتاً ابھر آنے والی ناگواریت کی لہروں سے بھی متزلزل نہیں ہوتیں۔ آنے والے دنوں میں مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان اس نوع کے تعلق اور مناکحت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کسی بھی صورت رد نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ہم سمجھتے ہیں کہ مسلم اہل دانش اور اصحاب بصیرت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وقت کی ان کروٹوں پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے ممکنہ طور پر کل پیش آنے والے معاملات و مسائل پر گہرے غور و خوض کے ساتھ آج ہی مناسب تیاری کر رکھیں۔ بقول اقبال۔

وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا

یہ ایک حقیقت ہے کہ افراد انسانی پر ان کے خاندان یا قبیلے کا طاقتور میکانزم اپنے گہرے اور